

این چه درستی که از بجزشود آوردند	این چه درستی که از گنج سود آوردند
هان چه خیریت که از دین دود آوردند	وین چه بریت که از لطف خدا بنمودند

الحمد لله که بعین عنایت فتوحات غیبیه و بعون هدایت فیوضات الیهیه
این صحیفه ثقیفه در العرفان سہی نزد اصحاب ایقان بہ

الضُّرُورَاتُ فِي الْمَعَادِ الْخَيُورَاتُ

از تالیف حصیف خادم العارفین شراب اقدام الواصلین * محمد خیر الدین
صانع اشعن شر الحاسدین * در مطبع کنته سعدن الرمن مطبوع گردید بہر سبب کتب

این نامہ چہ نامہ است کہ چون طرہ خوابان	عبد حلقہ خونیت بہر تیج و خم او
وین تازہ رقم از قلم کیت کباد	صد جان گرانمایہ فدائے قلم او

خدا یا کن ز عرفان مُنور کن از دریائے عرفان تو یارب	دل و جان خیر سی هم مُعط دل و جان مُریدانش مُط
--	---

دل و جان خُیو ری هم مُعط
دل و جان مُرید انش مُط

خدا یا کن ز عرفان مُنور
کن از دریائے عرفان تو یارب

اے طالبِ صادق و سچے محبتِ حازق اس رسالہ دُرُعرفان پد سلالہ لائی معرجان ہکے دیباچے
میں جو یہ حدیثِ خوش عنوان مَن عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مذکور ہے اور ہر ایک عالم
ربانی ماہر سراجِ جاودانی کی ایساں خوش تبیان پُر شہور ہے تو وہ اصلِ اصولِ جمیع معارف
سے منبعِ حصولِ معارفِ عوارف ہے کیونکہ معرفتِ ہر ایک مُربی اوستے ہویدیا ہے اور وہ اپنے
نفس کی معرفت سے پیدا ہے اور معرفتِ نفس حسب ارشادِ مرتبان ہر ایک اہل نفس پر عیان ہے
اس جمالِ خوش مال کا سطور بیان ہے کہ لفظِ رب حدیثِ مرقوم اصدِ رین مضاف ہے اور ضمیرِ
مضاف الیہ بلا اختلاف ہے اور اطلاقِ لفظِ رب حالتِ اصناف میں بغیر خدا پر جائز و اہل
انصاف ہے پس لفظِ رَبِّکَ سے ہر ایک مُربی مراد ہے اور یہ مراد عندِ اولی الابصار پُر سدا ہے
مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانیہ طفلی سے ماہر ہوا ہے تو اوس پر لایعُرفانِ حقوقِ والدین ظاہر ہوا کہ
قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی فَوَلِّ كَهْنُزِیْرًا وَاُولٰٓئِیْكَ لَا تَعْلَمُ اٰیٰتِیْ فَاَعِیْذُ بِكَ مِنْ غَیْرِہٖ ؕ اِنَّہٗ یَکْفُرُ بِکَ
بنہ خاکسار کہ رحمِ کریم سے مانِ باپ پر اپروردگار جیسا کہ رحم سے پرورش کیا او نہونے محکو
لیل و نہار اوس حالت میں کہ تمہارے نہایت ضعیف و شیرخوار پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفتِ
حقوقِ والدین طینی آشکار ہے اور سطور سے اپنی ناتوانیہ عدمِ علمِ دین سے معرفتِ حقوقِ
والدین دینی ثابت بلا انکار ہے پس جیسا کہ معرفتِ حقوقِ مربیہ حقیقی معرفتِ
نفس سے روشن بلا انکار ہے پس ویسا ہی معرفتِ نفس سے معرفتِ نبی و ولی
ستحقق عندِ اولی الابصار ہے پس ہر ایک سالک طریق معرفت کو اپنی ذات کے حالات
میں خوب تامل کرنا سزاوار ہے کہ اوستے معرفتِ جمیع مرتبانِ دینی و طینی ہویدا کا شمس
علی نصفِ نہار ہے و اللہ الہادی و علیہ اعتمادی

وَفِي الْفَنِّ أَمَّا لَا تَبْصُرُ

الحمد لله والمنه ومنه النعم والحمد لله که این رساله سلاله مسیحی به

المعارف الحسنة

از تصنیف اخا دهری منصفین بقبایم الفقرا خیر الدین اناؤ الله و حسن المحسن

مطبع دار المعرفه في بيروت

وَبَشِّرِ الصَّادِقِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمداً بسم محمد و در ترمیم
اصل او کا اصل میں نور احمد
نور مطلق ہے وہی نور خدا
وہ اصل ہے طفیلی کائنات
معرفت اوس ذات کی تاک ضرور
بھی رضا جوئی خیر المرسلین
لیک وہ حاصل نمود ابرار پیش

لَمَّا قَالَ آلَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْنَا حَبَّةً مِنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ هَكَذَا فِي الْمُجْمَعِ

و رواه النجم الغفير عليه السلام رضوان الله التقدیر

ہے یہ فرمان شفیع المذنبین
ذات اپنی کا جسے عرفان ہو
نور ایزد در حقیقت للعالمین
اوس کو عرفان خدا ہر آن ہو

جو کہ اپنی ذات سے ماہر ہوا
جو نہ ہو وے عارف ذات حبیب
ذات اپنی سے نہ ہو ماہر بشر
وہ نہ ماہر ہے سوائے آب و گل
مشنوب مولوی بن یہ نگار
مولوی گشتی و اگر گشتی
تو ہمیدانی بجوز و لا بجوز

این روا آن نار و ادانی تو لیک
عمر در محمول و در موضوع رفت
ہر دیسے بے نتیجے بے خبر
جز بمصنوعی ندیدے صانعی
ہر خیالی کے کس در دل وطن
اے بسا عالم زدانش بے نصیب
صد ہزار ان فضل دار و اذ علوم
داند او خاصیت ہر جو ہرے

قیمت ہر کالہ میدانی کہ قیمت
قیمت اپنی ذات کی اگر نیکدان
تاکہ ہو وے قیمت جسم جہان
پس امورے جو کہ سستہ بالضرور

اوپے ہر احمدی ظاہر ہوا
کور ہے وہ دو جہان میں بے نصیب
کنز مخفی او سپہ دالم شتر
کب عیان ہو او سپہ سیر جان و دل
رحمت حق او نہ دالم ہونشار
خود کجا و از کجا و کیستی
خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز
تور وایا نار وائے بین تو نیک
بے بصیرت عمر در سموع رفت
باطل آمد در نتیجہ خود نگر
بر قیاس امتیازانی قانعی
روز محشر صورتے خواہد شدن
حافظ علم ست آنکس نے حبیب
جان خود را می نداند این ظلوم
در بیان جو ہرے خود چون خرے
قیمت خود را ندانی احمقیست
خوب سن مرشدے با صدق جان
روزن لاہوت سے تجھ پر عیان
اوسے تو ماہر ہو با صدق و سرور

تاکہ ہووے ابتدا و انتہا
تب تو عرفان خدا و مصطفیٰ
بھی ابوبکر و عمر عثمان علی
بھی طفیل پنجتن ہو با نصیب
تجھ ظاہر و اسباب امترا
معرفت حسنین کی با صبر و وفا
سب کا عرفان تجھ کو ہوا ز بس علی
کنز عرفان سے خجوری اور مجیب

بیان تہ ضروریہ

سوال اول	اے دل تو کیا ہے	جواب
فیض نور احمدی ہے جان جان	قول میں تو ہے وہی فیض نہاں	
سوال دوم	اے دل تو کہاں آیا	جواب
قرب ایزد سے تو آیا پر حُزین	وطن اصلی ہے وہی حق اہتین	
سوال سوم	اے دل تو پھر کہاں آیا	جواب
عبدِ مقبول خدا و مصطفیٰ	با خوشی لایا تو از قلاوٹِ کلا	
سوال چہارم	دنیا میں تو کس لیے آیا	جواب
اس لیے آیا ہے تو فرحت گنہاں	دردِ دل حاصل کرے از عاشقان	
سوال پنجم	دنیا سے تو کیا لیا لیا	جواب
تحفہ خوشنودی غیر الورا	پچھلے تو پیش ذاتِ کبریا	
سوال ششم	اس جہان تو کہاں جاگا	جواب
طہرتِ اصل خویش تو ہو و مروان	نور احمد سے ملے تو شادمان	
اگر خجوری گر تجھے حب الوطن	مثلِ قطرہ بحر میں ہو موج زن	
معرفت جو ذاتِ انسان کی ضرور	کریاں اوس کو کہ ہو شرحِ صدور	

تفصیل جواب اول

یعنی تفصیل ہے سوال اول کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو کیا ہے؟
قَالَ نَبِيًّا عَلَيَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَعَلَيْهِ وَالصَّلَاةُ الْبَرَّةُ الْكِرَامُ أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي دَوَاهُ الدَّلِيلِي فِي فِرْدَوْسِ الْخَبَارِ عَلَيْهِ رِضْوَانُ اللَّهِ الْغَفَّارِ

ہے یہ فرمانِ شبِ خیر الانام	میں خدا کے نور سے ہوں لا کلام
نور میرے سے ہوئے ہیں مومنان	اہلِ توحید خدا لے دو جہان
مومنان جو اس خبر میں ہیں نگار	وہ شرافت کے لیے ہیں آشکار
کیونکہ وہ اصل عوالمِ بیگمان	ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان
پس یہ دل ہے فیضِ نور احمدی	مستفیضِ سدا ذاتِ سرمدی
اصل تیرا نور احمد اے فہیم	نور احمد اصل میں نورِ قدیم
جو نہ اس عرفان سے مسعود ہے	اسفل سافل وہی مردود ہے
معرفت جو نفس کی اندر خبر	فیضِ نور احمدی وہ سر بسر
فیضِ نور احمدی وہ جانِ جان	نفسِ انسان ہے وہی سر نہاں
ہے وہی مرآتِ حق فیضِ قدیم	گنت کنز اکا وہی دُرِ قیم
عالمِ صغریٰ وہ کبریٰ وہ ضرور	برزخِ عظمیٰ وہی ہے بے فتور
جو دوہمت میں وہ کبریٰ آشکار	جسم سے صغریٰ اگر چہ دلفکار
جملہ عالم سے وہی مقصود ہے	ہے وہی ساجد وہی سجدہ
ہیں عوالمِ مثلِ یک تن بیگمان	اوسمیں بیشک ہے وہی مثلِ جنان
جب عوالم کا ہو دل یہ بصیر	تب ہوا یہ حاملِ نورِ بشیر

نور احمد ہے امانت بیگمان جس کا ہے قرآن میں اظہار بیان

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ

مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ آ لَآئِي

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خو
وہ امانت جسکی سبکو جستجو
اس زمین و آسمان پر آشکار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان
پس کیا انکار سب نے آشکار
حمل او سکے سے ہوئے یہ خائفین
ہاں یہ انسان جو ظلوں ما بھی جہول
جو کہ دنیا میں ہیں اشجارِ کلان
جس قدر بالا شجر ہے اے پیر
جس قدر ہووے شجر خور و حقیق
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان
بیر اور شہوت بھی دیگر تھر
حامل اثمار ہیں شجرِ کلان
بیل کد و خربزہ ہے ناتوان
پس زمین حامل ہوئی او سکی ضرور
جو کہ خلقت میں حقیر و بس ضعیف

بے خلاق مین یہ خاکی ناتوان
جب اوٹھایا اسنے او سکو با سرور
حق تعالیٰ نے طفیلِ مصطفیٰ
پھر تو بخشا عہد جنت کو جاہ
تاج کر مٹا سے وہ زینتِ گزین
پھر ہوئے املاک با صد شوق جان
لیگے اوس تخت کو وہ حاملین
جب ہوا زیرِ لوائے حمد و
بہر آدم اُسجد و اے قدس
تب ملائک نے کیا او سکو سجود
عرش پر او سکا ہوا جب اقتدار
بر زمین چون شتر استر اپ و فیل
باد و آب و خاک و آتش پر سوار
جب ضعیف و ناتوان تھے خاکیان
رزق او نجا ہے یقیناً طیبات
خاکیانِ مومنان افضل مدام
عام سے ہیں عام افضل بالضرور
اوس امانت کی شرافت سے مدام
مع او سکی مین زہے قرآن ہے

پس مہربانی او سکا ہے خلاقِ جان
تب اوٹھایا سب نے اسکو بالضرور
جب کیا آدم کو پید ا با صفا
جسمِ آدم سے جولا بدر شکِ ماہ
تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین
حاملانِ تختِ آدم بیگمان
امر حق سے جانبِ عرش برین
تب ہوا یہ امر حق بے گشتگو
کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہِ شہان
مگر ابلیس لعین اہلِ جحود و
پھر کیا بھی فرس پر او سکو سوار
بحرین چون ناو پر بے قال و قیل
بھی کیا او سکو خدائے نور و نار
تب تو حامل او سکے وہ افلاکیان
افضلِ خلقت وہی بالبیتات
جملہ املاکِ خدا سے لاکلام
خاص سے ہیں خاص افضل بالضرور
حامل او سکا افضل جملہ آنام
ناطق و صامت بے برہان ہے

وہ حملنا ہم اوسکی شان ہے
سب خلافت میں وہی سلطان ہے

ہے یہی مضمون منہرمان خدا
اسطرح قرآن میں ہے استرا
وَأَقْدَمَ كَهَنَاتِي أَدَمَ وَحَمَلْنَا هُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ الْآيَةُ

وہ امانت بر عوالم اے فحول
حمل اوس کا فرض تھا انسان پر
دل اوٹھاوے بار وہ جو بس گمان
جب ہوئے عاجز زمین و آسمان
تب اوٹھایا اوس کو اس انسان نے
جب اوٹھایا اوس نے وہ بار گران
اسلئے حق نے کیا دفع نظر
آتش حساد پر پسند وار
پس یہ فرمایا خدائے مہربان
اس مذمت میں بسے مع خدا
ذات اوسکی میں خلافت کی شرت

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَلِمَاتِهِ الطَّيِّبَةِ + وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَمْرِ مِنْ خَلِيفَةً ۝ الْآيَةُ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال
اوس خلیفہ میں دو معنی بالیقین
وہ ازل سے تا ابد اہل کمال
اس سبب وہ ہوا افضل ترین

ایک یہ اوسین بیاقت بے فتور
عرشیات و فرشیات کا بنات
یہ زمین و آسمان عرش برین
ہمچنین دیگر فرشتے اہل نور
جو کہ ہے اس ملک ہم ملکوت میں
اس خلیفہ میں وہ جملہ بن عیان
ہے نَحْنُ فِيهِ مِنْ رُوحِ مَقَال
کُنْتُ كُنْتُ لَکَاوہی ستر نہان
سب کا مظہر ہے یہی بالبینات
جملہ خلقت میں جو اسرار خدا
اس خلیفہ میں جو ستر کردگار
ہے یہی ستر خلافت دوسرا
ظاہر و باطن میں وہ نائب ضرور
ذات اوسکی نائب ذات خدا
جو صفات ہفت ذات کردگار
جو حیات و علم و قدرت ہم کلام
انہیں ہے وہ نائب ذات خدا
ہے جو وہ لا بہت پروردگار
ہے جو کتابیے خلاق چسان

جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور
ہے خلیفہ سب کا بالبینات
کرسی و لوح و قلم روح الامین
دورخ و جنت ہمہ حور و قصور
مظہر اسرار حق ناسوت میں
کیونکہ ہے ستر اسرار جہان
اوسکے حق میں از خدائے لایزال
جو نہان تھا وہ ہوا اوسکے عیان
ہو نہ مظہر اوس کا دیگر کائنات
وہ ہمہ آمین بلا چون و چہرا
وہ نہ دیگر خلق میں ہے زنیہار
یہ کہ ہے وہ نائب ذات خدا
صورت و سیرت میں کتابیے فتور
ہے صفت اوسکی صفات کبریا
ہر صفت میں ہے وہ نائب آشکار
سمیع و بصیر و خواہش انسان تمام
ہر صفت کا ہر صفت پر اقتدار
لامکانیے خدائے نور و نار
ہمچنین تنزیہ خلاق جہان

انہیں نائب بھی وہی سلطان ہے

لاجبت جو لامکانی شان ہے

مَثَلُ نُورٍ يَكُونُ نُورًا مِصْبَاحًا أَلْمِصْبَاحُ فِي زُجْجَةٍ التَّجْلِيَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ كَبِيرٌ
يُوقَدُ مِنْ قِبَرٍ مُبْتَرِكَةٍ لَا تَعْرِفُ نَيْتَهُ وَالْعَرِيَّةُ الْآيَةُ

جسم اوس کا مثل مشکاتِ سلیم

اوس میں ہے قندیلِ قلبِ ستقیم

زیت اوس میں ہے زہے روح ورون

نور ایزد سے وہ تابان ہر زمان

اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا

جس پہ قلبِ خلق سب شیدا ہوا

وہ ز شرقی ہے نہ غربی اے جوان

وہ نہ عربی ہے نہ عجمی در جہان

کنزِ مخفی سے ہوا ہے وہ عیان

وہ مکان میں ہے درخشان لامکان

ہے وہ صبحِ عوالم بر ملا

ہے وہی مفتاحِ کنز کسبِ سرا

ہے ختم اوس پر خلافت کا مقام

وہ بردائے ایزدی ہے لا کلام

اوس کے حق میں ہے یہ فرمانِ خدا

اس ظاہر اوس کی بس شانِ علما

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خَمْرُكَ طَيِّبَةٌ أَدَمَ بَيْدِي أَرْدَعَيْنِ صَبَاحًا دَوَاهُ ابْنِ تَيْفِ
فِي الْأَحَادِيثِ الْقَدْسِيَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِاللِّطَافِ الْخَفِيِّ

طینِ آدم کا کیا میں نے خمیر

تاکہ اوس کی ذات ہو اہلِ سریر

اپنے ہاتھوں سے کیا میں وہ خمیر

تاکہ اوس خمیر سے ہو بے نظیر

ہے صبحِ چنلِ خمیرِ خدا

یک صبحِ الف سالہ بر ملا

دو صفت دو ہاتھ سے لایہ مراد

یک جلالی یک جمالی بابراد

اوس میں جو چایا بلا یا کر دگار

سرِ نبیانِ منظرِ ہر نور و نار

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ الْاِحْد

صورتِ رحمان یہ انسان ہے

نیکوئی کی چون محمد آشکار

ہے ہی اہلِ فضیلت نامدار

تاجِ گزنا سے ہے یہ سرفراز

ہے فرشتوں کا یہی لایہ ادیب

منظرِ ہر دو صفت وہ اے امین

ہے فرشتہ منظرِ وصفِ جمال

پس نہیں زہرا اوس میں درد و آہ

عشق عاشق سے نہیں اوس کو خیر

بے خبر اوس سے فرشتے ہیں مدام

ہاں وہ رکھتے ہیں محبت کا اثر

پس کیا پیدا خدائے ذی کمال

تاکہ ہوں آباد اوس سے دو جہاں

رتبہِ خیرِ الوریٰ ہو آشکار

ایک دولہ ہے وہی جملہ برات

اوس کے ہونے سے خدا پیدا ہوا

کون و کُن کے ہیں جو دو عالم عیان

فیض انسان سے وہ دوہمورائین

ظاہر انسان سے ہر دنیا مدام

احسنِ تقویم کی بُنیان ہے

دو لون صورت سے ہوا یہ برقرار

ہے ملائک پر اسی کا اقتدار

کیونکہ ہے فیضِ احمد اہلِ راز

عالمِ علمِ خدا از بس بسیب

یک جمالی یک جلالی بالیقین

ذاتِ او کی میں نہیں ہرگز جلال

درد کے لائق ہی مردِ آگاہ

عشق میں جو عاشقوں پر ہے خطر

وہ ہمہ گزرے بشرِ پر صبح و شام

وردِ دل کا کچھ نہ ہو حسین گزر

منظرِ وصفِ جمالی و الجلال

دو صفت ایزد کی اوس سے ہو عیان

ہو عوالم پر اوس کا اقتدار

کائناتِ فرشیات و عرشیات

فیض اوس کے پروراشیدا ہوا

عالمِ دنیا و آخرتِ ہی بنگان

نور اوس کے سے ہمہ پر نور مین

شغل و جہت سے مژبنِ لا کلام

باطن انسان سے ہے آخرہ
فیض اوس کا ملک ہم ملکوت میں
زاہرہ ہم باہرہ ہم فاسرہ
سیرا و جبروت ہم لاہوت میں

أَلَا تَنَاسَى سِرِّى وَأَنَا سِرٌّ دَوَاهِ بْنِ النَّقِيبِ فِي الْأَحَادِيثِ الْقَدِيسَةِ
رَحِمَهُ اللَّهُ بِاللِّطَافِ الْخَفِيِّ

سِرِّ ایزد ہے وہی سِرِّ خدا
ہے وہی شانِ خدا اوس شان میں
لامکانی ہے وہی امکان میں
وصف ایزد سے وہی موصوف ہر
وصف ایزد ہے وہی فیض احد
ہے صفت موصوف یک ذات سلیم
جاودان اعیان ہے پردہ کُنان
چہرہ زیبایہ اغیان کا نقاب
ہے حوالہ نفس کا ہر بصیر

وَيَا أَنْفُسَكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ آيَةَ

نور وحدت سے اگر دیکھے فہم
قد جاءني الحديث القدسي المؤمن - (أَبْسَعْنِي أَرْضِي وَكَسَمْنِي وَكَارَكُنْ
تَب تَوَدِّعِي غُتْ دِل پَر ہے قدیم

تَسْعَى قَلْبَ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ

حق تعالیٰ کا ہی فرمان ہے
اس زمین و آسمان میں بالیقین
حامل ذات خدا انسان ہے
ہوئے گنجائش میری اسے موقنین

قلب مومن میں ساؤن میں ضرور
اوس دل مومن میں ہون میں آشکار
یہ زمین و آسمان عرش برین
مثل خرد دل دشت میں بے امرا
چون جناح پشہ جسد کائنات
دل شکستہ خستہ جو انسان ہے
جو ملا چاہے خدا سے با سرور
دیدار و نکی دید ذات کبریا

قلب مومن بیگان قلب سلیم
ملک حادث پر وہی سلطان
احدیت کی ذات وہ بے التباس
تاج ہے سیم محمد بگمان
خاتبت کی جو ہے انگشتی
دست قدرت میں وہی ملبوس ہے

صورت احمد محمد کا حجاب
ہر طرح سے اوسکے جو اطوار ہیں
سے اوی پردے میں ایزد جلوہ گر

پردہ مرآت سے ہے آشکار
فیض نور احمدی مرآت ہے

کیونکہ وسعت میں وہی ہے بے غور
جو کہ ہے مجھ پر راسل و نیاز
پیش قلب مومن ان صاحبین
کیونکہ وسعت میں وہی ہے انتہا
پیش اوسکے عرفیات و فرشیات
اوسمیں ہی گنجائش رحمان ہے
اونکی خدمت میں وہ بیٹھے با حضور
کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا
وہ سریر خالق عرش عظیم
یہ آنا آنت اوس کی شان ہے
فیض نور احمدی اوس کا لباب
سیم احمد کا ہے پنگا دربان
مشرقی جس کا خدا نے مشرقی
زیب میں کتنا وہی قدوس ہے
حق تعالیٰ نے کیا ہے ارباب
ہین وہی محبوب حق مختار ہیں
شکل احمد سے اخذ میں کر نظر
رائی و مرئی وہی کتنا نگارید
رائی و مرئی احد یک ذات ہے

ہے بیان مرآت پر وہ یک مثال
عاشق و معشوق مصدر سے عیان
ہر دو مشتق میں کرے تو گر نظر
فصل سے ہرگز نہیں فاعل جدا
فیض نور احمدی ذات بشر
حق تعالیٰ سے نہ وہ ہرگز جدا
مثنوی مولوی میں ہے نگار
حق تعالیٰ گفت آدم غیر نیست
دید میں جس طور یہ عرفان ہے

اسے خیموری قول یہ پر نور ہے
میم احمد سے احد ستور ہے

تفصیل جواب دوم

یعنی تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ کہ اسے دل نوکیان سے کیا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ كُنْزًا خَفِيًّا فَاعْلَبْتُ عَنْ أُعْرِفْتُ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَهُ
هَكَذَا ابُو الْمُعْتَمِدِ كَبِيرٌ وَرَوَاهُ جَمْعٌ غَفِيرٌ عَلَيْهِمُ رِضْوَانُ اللَّهِ الْقَدِيرِ

ہے یہ فرمان خدا کے دو جہان
پس ہو ایہ اقتضائے حب ذات
ذات کی جملہ صفت ہو جب عیان
مجاہد بچان کہ ہے وہ بے نظیر
کنز مخفی ذات میری غمی نہان
آشکارا میں کروں اپنی صفات
تب تو ہو مے جلوہ حسن نہان
ذات او کی جملہ اشیا پر تدا

خُن ازل میں وہی ہے بے مثال
خالق و رزاق وہ غفار ہے
مُنقِم و مُقْتدر جبار ہے
سبقتِ حرمت کے وہ حمان ہے
عاصیے جانی کا وہ غمخوار ہے
پس کیا پس خدا نے ایک ذات
نور اپنے سے کیا اوس کا ظہور
وہ قدیمی سے ہوا فیضِ قدیم
کُنْتُ کُنْزًا خَفِيًّا جَوْنَان
پس ہوئے جملہ عوالمِ آشکار
اوس قدیمی فیض سے جو مصطفیٰ
جو کہ ہو میں عارفانِ مصطفیٰ
دید میری سے وہ بس سرشار ہوں
پس وہ اول خلق جو مذکور ہے
قرب ایزد میں وہ تھا نورِ خدا
فیض نور احمدی لیل و نہار
جاودانی ملک کے وہ بے وطن
نالہ و زاری سے وہ رنجور ہے
شے نے او کی حکایت روز و شب
وحدہ ہے لاشریک و ذوالجلال
مُنْعَم و مُعْطٰی وہی ستار ہے
سب پر غالب یکتا وہ قہار ہے
زار کے مذنب پر وہ حسان ہے
دور و سندون کا وہی دلدار ہے
ذات اپنی سے زبے عالی صفات
وہ ظہور ایزدی ہے بالظہور
کُنْتُ کُنْزًا خَفِيًّا جَوْنَان
وہ عیان اوس خلق سے ہو یگان
عرش و فرش و اہل جنت اہل نار
تا کہ ہو عرفانِ حق میں الورا
صاحبِ لواکِ محبوبِ خدا
دید احمد سے زبے مختار ہوں
نور ایزد سے وہ یکتا نور ہے
فیض اوس کے سے یہ ہے جملہ ورا
اس وطن میں ہے مسافر و لنگار
اس وطن میں آگیا ہے سرِ محن
قرب جانان سے وہ بس مجبور ہے
نالہ و فریاد اوس کا باادب

کب شکایت وہ کرے ورنہ زبان
وہ جدائیے خدائی سے حنین
لامکان سے وہ ہوا اہل مکان
قرب ایزد سے ہوا وہ جب جدا
مغ لاہوتی وہ تھا طیران میں
عشق سے وہ سوخت پروانہ وار
حبہ حب محمد دیکھ کر
تب ہوا وہ حال نور خدا
اوس امانت کی حفاظت میں دوا
اوس لطافت پر ہوا عنصر حجاب
جس طرح سے شمس بر ہو سہ حجاب
فکر فویشان و غم روزی مدام
شہوت و غضب و خصومت در نہان
بہم ہوائے نفس کینہ در جہان
پست بہت لبض افوان الشفا
ہیں یہ اوصاف بہائم بالیقین
ہن حجاب عنصری پر یہ حجاب
جبکہ ان اوصاف سے ہو کونجات
تب تو دیر رب کی وہ مہرآت ہو

ہجر سے الا پیش جان جان
وہ محبت سے ہوا محنت گزین
کنز مخفی سے ہوا اہل عیان
تب ہوا وہ مظہر ذات خدا
دام ناسوتی میں آیا آن میں
شمع نور احمدی پر جان نثار
دام میں نور اچھنا وہ بذر
اوس امانت پر ہوا دل سے خدا
اس جہان میں اگیا محنت کشان
باد و آتش آب ہم چارم تراب
اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب
اکل و شرب و زیب و زینت ہم نام
جرص دنیا ہم صد پر نعمان
طول اٹلی نخل و غفلت بیکران
عدم تعظیم ذوات اصفیا
یہ حجاب دیر رب العالمین
تیرگی پر تیرگی بے ارتباط
وصف پاکیزہ سے ہو موصوف ذات
اوسین پھر دید خدائے ذات ہو

رائی و مرنی و مان ہو یک نگار
تب تو وطن اصل ہو تجھ پر عیان
اس وطن کی بالیقین یہ شان ہے
فیض نور احمدی کا وہ وطن

حب او کی ہے خوری نور جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جواب سوم

یعنی تفصیل ہے سوال سوم کے جواب کی اور وہ سوانح کہ اگر دل تو اپنی ہمراہ کیا لایا؟
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَانُهُ فِي كَلَامِهِ الْأَعْلَى + وَادَّخَلَ رَبُّكَ
مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى النَّفْسِ أَلَسْتُ
بِكَلِمَةٍ قَالُوا بَلَى + الْإِله

یاد کر اوس جہد کو اے جان جان
جب کیا اولاد آدم کو عیان
پشت او کی سے خدا ظاہر کیا
پچھین اولاد او کی سے ضرور
جس طرح سے دار دنیا میں مدام
ایک خط میں کیا سب کو عیان
غیر خوارمی طفلی کا جو زمان
موزچے کے مثل تھا اونکا وجود

جو کیا تو رب سے باصدق جہان
پشت آدم سے خدائے اے یہاں
جو کہ تھی اولاد او کی اے فتا
حق تعالیٰ نے کیا سب کا ظہور
ایک سے ہوا ایک پسد الاکلام
پھر کیا فی کمال سب کو عیان
صنع صانع سے ہوا اون پر عیان
عون ایزد سے ہوئے اہل سجود

پھر اس غم جو ہر خطاب
تب ہوا فرمان رب العالمین
کیا تمہارا میں نہیں پروردگار
ہاں ہمارا ہے توئی پروردگار
ہے توئی یکتائے رب العالمین
جو ہوا تیرے مرقی درجہاں
گر نہ تیری مرداؤں پر نثار
ہے توئی یکتا مرقی ہر زمان
بہن تیری توحید کے ہم معتقد
ذات میں یکتا توئی ہے ہے عذد
ہے توئی لاریب اللہ الصمد
ہاں ہوا احمد سے پیدا تو ضرور
کف نہیں کوئی تیری اسے کردگار
احدیت ہے ذات تیری یگان
جب کیا یہ عہد ربے بالیقین
تب ہوا اس عہد پر شاہ خدا
دار دنیا میں رہیں وہ مستقیم
اس جہان میں جب وہ آئے مومنین
تب ہوا مان باپ کا اونکو آخر

ہو گئے وہ اولیٰ فوراً کامیاب
جملہ ذریات آدم کو چنیں
تب کیا قالو انے سب نے پکار
ہے توئی یکتا مرقی آشکار
عالمین تیرے مظاہر بالیقین
ہے مرقی اونکا تو دالم عیان
کب وہ ہوں پھر مظہر پروردگار
ہے خدا تجھ ہمیشہ جسم و جان
لاشربک لک پہن ہم مستعد
اسریر اقل ہوا اللہ احد
لم یلد ہے فی الازل ہم فی الابد
میسر احمد سے احد پر ہے ستور
ہاں ہوا تجھ سے محمد آشکار
احدیت کے بطن سے احمد عیان
وحدہ ہے ذات رب العالمین
تا کہ ہوں توحید ایزد پر خدا
قلب او نخواست احمد میں سلیم
عبدایمان پر وہ جسد راہن
عبدایمان سے ہوئے وہ بے خبر

دین اونکے پر ہوئے وہ مفت
ہے ہی فرمان ذات مصطفیٰ

اونکے مذہب پر ہوئے وہ مستعد
جو کہ سلم میں حدیث پر مصفا

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَعَلَى آلِهِ وَاتَّخَذَ إِلَهُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ يُؤَكِّدُ
عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ تَحَدُّوا أَوْ يَبْعُدُوا إِنِ آؤُ بِنَصْرَانٍ أَوْ يَنْجُسَانِ دَرَوَاهُ مُسْلِمًا

فِي الصَّحِيحِ رَحِمَهُ اللَّهُ يُلْطِفُهُ لِصَبِيحٍ

جو کہ ہو مولود پیدا از بشر
پھر کرین مان باپ انجو دین پر
جس کا تھا مان باپ بر دین یہود
جس کا نصرانی وہ نصرانی ہوا
عبدہ الاضام کی اولاد جو
جو و باہی خارجی اہل سنت
اہل سنت و جماعت جو کرام
حب احمد پر رہیں یہ برتار
حب خلفا و صحابہ پر مدام
اصفا و اولیا پر یہ فدا
دل سے مرشد پر ہوئے وہ جانثار
صورت مرشد میں وہ اہل فنا
مثل زندہ وہ چلین اس خاک پر
عبدایمان سے وہ جسد ماہرین
ہو تو لہ فطرت اسلام پر
اونکو نصرانی یہودی اسے سپر
وہ یہودی ہو گیا اہل چود پڑ
جس کا نیرانی وہ نیرانی ہوا
وہ ہوئی اہل صنم بے گفت گو
اونکی بچہ اولاد اون کے طور پر
نسل زکی انکے دین پر ہے مدام
نام الہیت پر یہ جان نثار
جان دل سے یہ فدا ہر صبح و شام
اہل حق انکا ہوا پھر رہنا
وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار
اس فنا سے وہ ہوئے اہل بقا
بیزادگی روح کا افلاک پر
ہیں اوی میثاق سے وہ عارفین

وہ نہ ہرگز مومنان تقلید سے
وہ نہیں ہر دم است کی ندا
جس طرح سے تھا سوال کر دگار
بھی جواب اولیا اوس طور پر
مست ہیں وہ از است ایگان
گوش سے گردور ہو پنہ حجاب
ہم دنیا سے ہو فارغ یہ جنان
تب نئے تو وہ ندائے ذوالجلال

اس خجوری کو ندائے مصطفیٰ
از است خوب تر بہر بقا

تفصیل جواب چہارم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال چہارم کے جواب کی اور وہ سوال ہے کہ دنیا میں تو کس لیے آیا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِكِتَابِهِ الْمُنْمُونُ + وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ +
ای یعیرون + لان العبادۃ حدل علی کمال العرفان + وبغیر المعرفۃ لا یوجد العمل
بالارکان + هکذا فی التفسیر التحبیر + وغیرہ من ذیل النسخہ سر پر

بے ہی فرمان خلاق جہان
میں نہیں پیدا کیا یہ انس و جان
جب کریں میری عبادت قدم
میں تابع انس خلقت میں ضرور
بہر تعلیم دو فرقہ انس و جان
یاں مگر یہ عبادت بیگان
تب وہ ہوں مقبول ایزد الاکلام
انس کی خاطر ہوا اوس کا ظہور

انس میں پیدا ہوئے خیر الانام
نور حق وہ صاحب لولاک امین
جملہ خلقت عرشیات و فرشیات
کُنْتُ کُنْتُ اَکْکَ وہی ستر نہان
حُب ایزد سے وہی بیکتا حبیب
خلق خلقت سے وہی مقصود ہے
جب ہوا اس انس میں اونکا ظہور
اسکے تابع خلق میں کُل عالمین
کیونکہ امین رحمۃ للعالمین
بے ہی قلب عوالم بالضرور
پس عبادت اسکی جو منظور ہے
کیونکہ اوس کے دو صفت کا ہے ظہور
بے جمالی سے ملائک شادمان
جو حقوق اہل و اطفال و زنان
صلہ رحمی با عسریزان کرام
کسب و محنت ہم تجارت روزگار
ہم فقر و اراہل ہر زمان
تعب جوع و عطش از بہر خدا
ہم بنائے مسجد و مہمان سرا

باعث جملہ عوالم لا کلام ہے
فیض اونکے سے ہمہ آفاک میں
فیض اونکے سے ہوئی بالیتات
ستر اونکے سے ہوا ایزد عیان
نور حق بے واسطہ ہے وہ عجیب
ذو جہت وہ عابد و معبود ہے
تب تو اعلیٰ خلق ہے انسان ضرور
طفیلی وہ اصیلی بالیقین ہے
پس عوالم سے یہ ہے فاضل ترین
اسکی خاطر جملہ عالم کا ظہور
عرش کر سی اوس سے ہی پر نور ہے
یک جمالی یک جلالی بے فتور
اوس جلالی سے نہ ماہر وہ مہمان
اکل و شرب و پوشش جگہ گمان
حق ہمایہ واجب فحاشام
درد و بیماریے تن یل و نہار
رحم و شفقت بر یتیم و بیگان
دادن صدقات بہر کسب و نیاز
چاہ و بل ہو فیض جس سے بر ملا

ہم مدارس حوض بہر خاص عام
اس عبادت جلالی سے مدام
اوس عبادت سے ملائک دور بہن
سن ذرا تمیل مجھ سے اسے پسر

الْمَعْرِفَةُ كَالْبَدْرِ وَالْمُحِبَّةُ كَالشَّجَرِ وَالطَّاعَةُ كَالشَّمْرِ وَالْأَشْكَارُ تَتَّبِعُ الْأَشْجَارَ

ہلکذا فی التوحید وروح البیان + واللہ یحییٰ بھل الایقان

معرفت ہر چیز کی نزد فہم
ہے محبت نزد عارف چون شجر
ہے عبادت اوس شجر کی چون شجر
تخم عرفان جس طرح سے خوب تر
پس جو آیت میں عبادت باسداد
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا
قدرت ایزد کا بس عرفان ہو
ذات انسان کو کیا پیدا خدا
معرفت ایزد کی ہووے آشکار
ہو فدا ایزد پر یہ سیل و نہار
ذات احمد ہے جو شمع کردگار
تا رضا جوئی احمد میں مدام
اونکی طاعت ہے جو طاعت کردگار

تخم کے مانند ہے وہ لاکلام
تخم عرفان سے ہو اوجو ستر
ضعف قوت میں غم طبع شجر
ہو درخت حُب ویسا بارور
ہے کمال معرفت اوس کے مراد
تا کہ ہو اظہار قدرت کبریا
عارف قدرت ابد الیقان ہو
تا کہ اوسکی ذات پر ہو یہ خدا
آشکارا ہو خدا کے نور و نار
عشق احمد میں کرے جان کو نثار
اوس پہ ہو یہ سوختہ پروانہ وار
جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
قرب اونا قرب حق جو آشکار

دید اونیکی ہے جو دید ایزدی
اونکا طالب یہ رہے سیل و نہار
آہنا اس کا پیشہ ہو مدام
پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان
خون دل سے یوں لکھے نزدیک
ہجری گرا آپ کو منظور ہے
پھر تو بہتر وصل سے ہے یہ مقام
تیغ ہجران سے ہو اوجو ستر
درد دل سے ورنہ جان یہ ہر زمان
آپکی الفت میں جو ورنہ جان
لذت درد و جان پر ہے خدا
اہل در و راز داران خدا
اہل در و مخزن انوار حق
اہل در و مالک ملک خدا
خلق خلقت سے یہی مقصود ہیں
ہے یہی فرمان ذات کبریا

ذات اونیکی ہے جو فیض سرمدی
سینہ بریان چشم گریان ناز زار
ہو اینٹن المؤمنین سے بامرام
آتش ہجران سے تفتہ آسین خون
مجھ ہجران سے قیامت آشکار
قلب اقدس اس کے ہی سرور ہے
جان جانان پر فدا ہے و اشلام
تب تو ہجران وصل کی بیشک دلیل
یا محمد ہے توئی مقصود حبان
جان فدا اوس پر ہوئی اوجو جان
جملہ طاعات ہا اہل سما
اہل در و ہم نشین کبریا
اہل در و معدن اسرار حق
ہین فدا ان پر ہم اہل سما
پشت آدم میں ہی مسجود ہیں
ہین مخاطب اوس سے جو اہل سما

وَلَاذَّ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَنْجَعِلْ فِیْهَا
مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَلَا بِهٖ

یاد کر اے عالم علم نہان
 مین کروں پیدا خلیفہ در زمین
 ذات او کی مین خلافت کا اثر
 تب فرشتوں نے کہا اے کر دگار
 او کی جو اولاد ہووے در زمین
 ہم گزین تیری عبادت انجسرا
 پس اگر ہے خواہش خلق کشیر
 تا کہ مین تیری عبادت وہ مردم
 خاک و باد و آب آتش سے ضرور
 تیرگی سے جب ہوئی او کی سرشت
 جب کہ ہے منظور عصیان کا ظہور
 مصیبت مین مبتلا تھے جنیان
 جب بنی آدم ہوئے اہل گناہ
 تب تو ان کی خلق کیوں منظور ہے
 تب یہ فرمایا خدا نے کر دگار
 اے فرشتو شان میری ہے عظیم
 جانتا ہوں مین اوسے جو لا کلام
 تم مین ہووے اک مصلح انکار
 آتش خدا سے ہو سوخت

خاکوں مین ہو عیان نور تیریم
 خاکوں مین ایک ایسا وہ حبیب
 کنز مخفی سے ہوا اوس کا ظہور
 وہ اصیلی اوس سے جملہ نور و نار
 تم ہوئے طاعت سے اہل افتخار
 گرچہ عصیان سے وہ مین آلود گان
 تم ہو و ردی وہ مین دردی آفتخار
 دیکھتے ہوا و نکو تم اہل گناہ
 گریہ زاری او کا پیشہ صبح و شام
 وہ نہ طاعت کے گزین کچھ افتخار
 خاک سے وہ خاکیان مین مثل خاک
 باد سے وہ باد پا در جستجو
 نار سے وہ عشق مین مین بالضرور
 خاک سے آفلاک پر وہ ہوں دوچار
 جسم او کا ہو مکان مین برقرار
 اگر ہو مقبول طاعت فلکیان
 اگر نہ وین مصیبت کے خاکیان
 پھر تو کیا ہوا وین کو عصیان ضرر
 پس طاعت کے ہے تم کو افتخار

جس کی خاک پا ہوا عرش عظیم
 جس کے خاطر تم ہوئے اہل نصیب
 فیض اوس کے سے ہوئے تم اہل نور
 مین طفیلی جسے عالم آشکار
 مین سیادت سے وہ اہل انکار
 ایک سیر غم مین فرسودہ جنان
 وردی و ردی مین فرق بینار
 کچھ بھی دیکھو او کا تم نالہ و آہ
 ورد او کا ہے خلقت لا کلام
 دامن خود کو وہ سمجھیں بے وقار
 آگے وہ آشکاران در دناک
 ایک لحظہ دور فوراً رو برو
 سینہ بریان پر کثافت اہل نور
 فرش سے وہ عرش پر لا بد روان
 روح او کا لا مکان مین باوقار
 اوس کے کیا ہو نفع او کو عیان
 مودہ تغذیب ہرگز اسے نہان
 ہوں وہ مقبولان ایزد بے خطر
 بھی نہ عصیان سے ہوا و نکو اضطراب

پس فرود من کچھ درکار ہے
 حُب اپنی دیکھتے ہو با خدا
 میں ہوا محبوب جملہ فلکیان
 جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہیں
 عل اپنا دیکھتے ہو با سرور
 عالم علم خدا کو ہو سجد ۶
 خاکیان بن تخت پر سندنشین
 لشکر و خدام و غلمان و قصور
 عرش و فرش و آسمان جملہ جان
 ساز خلقت جو ہے در بحر و بر
 ہیں فرشتے عک رب العالم
 لیک پیر شاہ لازم اہل راز ۶
 عسکری لائق نہ راز پادشاہ
 جو وزیر خاص دستور الیمین
 راز دار پادشہ ہے اہل خاک
 عشق و رقت سے یہی ہیں ماہرین
 پس کروں پیدا خلیفہ در جہان
 دل شکستہ سینہ خستہ بانیاز
 ہے خدائی کا وہی اسرار دان

گرنہ تا وہ خلیفہ راز دار
 اے فرشتہ تو کشت گندم سر عیان
 جو سوا غلہ گیہ کشت زار
 بہر حیوانات وہ مقصود ہے
 پس بنی آدم سے جو ہیں ہونمان
 جو منافق اونے بھی کفار ہیں
 آخر حیوان دو نرخ بیگان
 اہل یان سے جو صادر ہے گناہ
 حکمت ایزد سے ہے وہ بیگان
 گرچہ ظاہر میں گناہ مومنان
 لیک نزد قادر بر قیوم و و
 کیونکہ افعال خدا نے جسم و جان
 عزت و ذلت جو ہے بہر انام
 طاعت و عصیان جملہ مردمان
 نقص قطعی سے ہمہ وہ خیر ہے
 شکر کب ہوں جملہ افعال خدا
 فضل بندہ نسبت بندہ ہے شمر
 ہے قدم کا خاصہ خیر و کمال
 نسبت افعال دو میں آنکار

تب تو میں پیدا نہ کرتا نور و نار
 غلہ ہے مقصود نزد عافان
 وہ نہیں مقصود نزد ہوشیار
 بعض بہر نار وہ مسعود ہے
 ہیں وہی مقصود نزد عارفان
 چون گیہ و کاہ اہل نار ہیں
 ہیں منافق اور سائر کافران
 حسب رتبہ دائما شام و پگاہ
 اوسین ہیں اسرار نزد عارفان
 ہیں سر اسر شمر نزد شمر عدان
 اقتضائے خیر ہے بے گفتگو
 ہیں ہمہ وہ خیر نزد عارفان
 پادشاہی و گدائی عوام
 خوب و زشت و جو کہ ہوا شعیان
 خیر کا فاعل وہی نہ خیر ہے
 شمر سے وہ پاک ہے بے امترا
 شمر کا لابد ہوا ہے یقین
 خاصہ عادت ہوا شمر و زوال
 او کے جانب خیر شمر اپ پر شمار

بہی فرمان ذات کردگار
سن خوری سے نکر تو اضطرا

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْصِ
مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْاَكْبَرُ

حق تعالیٰ کا یہ فرمان اسے لیب
مالک ملک زمین و آسمان
جس کو چاہیں اوس کو بخش تاج و تخت
جس کو چاہیں تو کرین اوس کو عزیز
ضار نافع ہے توئی نہ غیب سے
ہے توئی لا ریب ہر شے پر قدر
گر نہوتا ذات انسان کا خمیر
غلیف گر نہوتا ذوالجلال

گر نہوتا اس سے عصیان کا ظہور
عظمت بشری سے ہوتا پاک صاف
تب تو بیک منظر اسین غفور
منظر رحمان بھی اسے نیک دان
منظر ستار ہم ذات حلیم
منظر صفت جلالی کردگار
منظر حبیب ہم قہر تازی

منظر شافع المذنبین
نیت و ناپود ہوتا یگان
عزت شافع نہ ہوتی آشکار
رتبہ خیر اور روبرو شمار
اسی ہے یہ حدیث کردگار
ہے یہ طہرائی سے بھی خمیر

منظر دفع ذنوب المومنین
سبقت رحمت بھی ہوتی بے نشان
عظمت نافع بھی ہوتی بے وقار
کچھ نہوتا نزد خلقت آشکار
دریو قیت جو اس آشکار
عقلانی سے بھی ہے تحریر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ لَوْلَمْ تَذُنُّوا لَذَهَبَتْ بِكُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا
يَذُنُّونَ يُسْتَغْفِرُونَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَدْعُو عَلَى الْاَكْبَرِ
وَأَصْحَابِهِ الْاَكْبَرِ لَوْلَمْ تَذُنُّوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ آخِرِينَ يَذُنُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ
فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ذَوَا الْمَتَوَكِّلِ النَّاجِحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِمُ

يَرْضَوْنَ اللَّهُ مَالِكِ النَّاسِ

گر نہوے مومن سوا یہاں
تب کہے پیدا وہ دیگر کائنات
طالب غفران وہ ہوں پھر آشکار
پھر توجہ میں وہ ہو دین داخِلین
ہے روا اخذ زکوٰۃ اسے کامیاب
لائق غفران ہیں اہل گناہ
چشم گریان سینہ بریان یہ دم
درد انگاور دے فائق ضرور

کچھ گناہ خالق ہر دو جہان
جس سے ہوا ریب ظاہر معصیات
تب تو بخشنے او کو وہ امر زکار
کیونکہ حق داران جنت مذنبین
اوس کو جو نفس نہیں اہل نصاب
مستی جنت کے یہ بے اشناہ
درد دل سے ہیں یہ روزان صبح و شام
عشق ناری سے ہوئے یہ اہل نور

ہے اَمِنْ الْمَذْنِبِينَ تَذِيل سے
 آہ مذنب دوست تر نزد خدا
 نالہ دل جب کرے ظاہر ایشم
 آہ وزاری سے کرے جب وہ ندا
 ابر بارانِ تنوئی عالم پناہ
 یا مجری بخنا من یا وہ
 رحمۃ للعالمین یا غفور
 ظلمت عصیان سے ہون میں پرزین
 دستگیرے دستگیر یکسان
 گر نہوا امداد تیری ہر زمان
 تو دووائے درد دل ای جانِ بجا

قُلْ خُورِي أَنْتَ رَبِّي يَا حَبِيبُ

اَنْتَ حَسْبِي اَنْتَ لِي نَعْمَ الْوَكِيلُ

تَفْصِيلُ جَوَابِ سَمِ

دوست تر تسبیح جبرائیل سے
 زہل اسرافیل سے بے استرا
 اوسے لرزان ہوئے بس غلظت عظیم
 یا شفیع المذنبین یا مصطفیٰ
 من زعصیان خشکالی چون گیاہ
 نارِ حبرانِ جمالتِ حادہ
 یا حبیبی اَنْتَ مصباحُ الصُّدُورِ
 راہِ بُنَا یا شفیع المذنبین
 اَنْتَ عَوْنِي اَنْتَ غَوْثِي ہر زمان
 پھر تو ہوں جملہ عوالمِ مردگان
 تو شفاۓِ حمدِ علتِ عاشقان

یعنی یہ تفصیل ہر سوالِ پنجم کے جواب کی اور وہ سوال یہ کہ دنیا سے تو کیا لیجا سکا۔
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَّحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ہے یہ قرآن میں عیان اگر مومنان
 نورِ نوری بشرِ اسرارِ قدم
 ن و انعام سے لکھ صفحہِ جنان

اس طرح فرمانِ خلاقِ جہان
 یا حبیبی شافعِ حمدِ اُمم
 اس طرح غنچہِ دہان سے کر بیان

حُبِ ایزد پر اگر ہو مستقیم
 تب تو میرے امر کے ہو تابعین
 پیروی میری محبت کا کمال
 پیروی میری یقین اسے مومنان
 حب میری شرطِ حبِ کبریا
 جس خبان میں حب میری پائدار
 حب میری سے جو ہو خالی خبان
 حب احمد ہے یقین حبِ خدا
 شرط سے مشروط بس موجود ہو
 پس اگر ہے دعوئے حبِ خدا
 تب تو وہ قدمِ احمد پر ضرور

پائے احمد کا پیمان پر ہو نشان
 پائے احمد پر نہ ہرگز پار کھین
 تب تو ہووے دعوئے حبِ خدا
 پس وہ ہوں محبوبِ ایزدِ بیگمان
 حق لقائے بخشش سے اونکے گناہ
 کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے
 بھی وہ ہوں محبوبِ ذاتِ مصطفیٰ
 دل سے جب وہ مصطفیٰ پر ہیں فدا

دعوئے حبِ خدا اگر ہے سلیم
 پیروی میری کرو تم بالیقین
 حبِ احمد عینِ حبِ ذوالجلال
 ہے کمالِ حبِ ایزد کا نشان
 او یہ یہ موقوف ہے بے استرا
 اوس خبان سے حبِ ایزد آشکار
 حبِ ایزد کا ہوا وسیم نشان
 ہے یقین ایمان حبِ مصطفیٰ
 شرط کے مفقود سے مفقود ہو
 منکروں کے دل میں ہر صبح و سہا
 صدقِ دل سے سر رکھیں با صد سرور
 سر رکھیں اوس جائے پر باخود جان
 سر رکھیں اوس جائے پر دل سے بھکین
 آشکارا ہر زمان بے استرا
 نصیحت سے پاک ہوں درد و جہان
 وہ امان حق میں ہوں غلام و بگاہ
 سبقتِ رحمت سے وہ ستارے
 کیونکہ ہے محبوبِ ادعا مجتہب
 مابین فدا اولیٰ پر ہمہ اہل سنا

ہیں خلیل اللہ خلقت سے مدام
خاصہ خلقت سے وہ پر نور ہیں
خاصہ محبوبیت باصدا وقار ہے
بھی خلیل سید خیر الانام ہے
آست خیر اور اگو ہے نصیب
حمد الملوک و رسل ہیں اوس کے دور
انبیا جس سے نہیں بن سکتے بلند
ہر ذات سے یہ کیا حبیب
انبیا اگرچہ اصیل ہیں ضرور ہے
چاکر ان مصطفیٰ کو جو نصیب
پر ویسے مصطفیٰ سے اگر مہمان
ہے رضا و مکی رضائے کردگار
ہے رضا خواہ محمد خود خدا
نزدبب عشاق یہ ہے استرا
جو کہ ہو محبوب معشوق جنان
عاشق و معشوق میں یہ اتحاد
پس رضا و مکی رضائے خویش ہے
پس رضائے شافع ہر دو جہان
اس رضائے ہے رضائے کردگار

سرفراز و متفخر بین الانام
خاصہ محبوبیت سے دور ہیں
ذات احمد پر کیا حق نے نثار
صد ہزاران اونچے صلوة و سلام
خاصہ محبوبیت کے لیے
لیکھ دے ہے یہ آست با سرور
اوس کے بہت ہوئی ہے ارجمند
تا بیان منبع سے میں با نصیب
وہ طفلی اپنے برتر با سرور
انبیا اوس سے نہ فائز کے لیے
ہے رضائے مصطفیٰ مقصود جان
بل رضائے ایزدی اون پر نثار
کیونکہ احمد نور ذات کبریا
متفق اس پر ہم اہل صفا
ہے فدا و سپر رضا عاشقان
ہے وہی وہ ہے یہی با صدوداد
پیش اوس کے جو کہ دور اندیش ہے
ہے یہی مقصود جبکہ مومنان
بل رضائے ایزدی ان پر نثار

پس رضائے سید خیر الانام
پس رضائے احمدی ہمراہ خویش
تب تو راضی تجھ سے ہو پروردگار
تب تو حاصل ہو مرا جسم و جان
دیدہ جان سے یہ دل شکر ہو
دار دنیا میں تو کہ حاصل مدام
نزد حق لجا تو با صد و درویش
ہو رضائے ایزدی تجھ پر نثار
چشم سر سے دید فلاق جنان
دیدہ جان سے یہ پُر انوار ہو

تب خموری کو وہاں دیدار ہو
دیدہ صدیق سے شکر ہو

تفصیل جواب ششم

یعنی تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال ہے کہ دنیا سے تو کہاں جائیگا؟
قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَسَوْتَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَارْضُ قَالَ فِي التفسير الخبير
وغيره من زواجر الخارجه ان المحققين العارفين و المصدقين الواصلين
قدس الله سرهم المبين قد اتفقوا على ان الحقيقة المحمدية و المادة
الاحمدية اصل كل حقيقة بغیر المرتبة و ظهرت و نظمت بالارادة الالهية
و مظهرها جميع الكائنات العلوية و السفلية و فكل ما تقر منه بالحكمة الالهية
يعود اليه كالماء الحقيقه الكلي و اذ كل شيء يرجع الى اصله بالقضية
المرتبة و فاهل الجمال يجمعون عند الصفة الجمالية و اهل الجلال يجمعون
عند الصفة الجلالية و واهل الصفا عند ما بالطريقة الكمالية و وكل صفة
تبقى الى الغاية الابدية و فهذا الفناء علة الله تبارك و تعالی و ولسوف
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَارْضُ

قول ایزد بسکہ عالیشان ہے
 یا جیبی حایے کون و مکان
 جو کہ ہیں جملہ عوالم بیشمار
 سب ہوئے تجھ سے ہویدا بیگان
 اُم جملہ عرشیات و فرشیات
 فیض تیرے ہوا جو کچھ عیان ڈ
 اُم سے اولاد ہووے گر جدا
 درد و زاری آہ و نالہ ہو مدام
 فرقت ہجران سے بے آرام ہو
 کب او سے عیش و طرب کا ہو خیال
 پس عطا نکو کردن میں عنقریب
 جو ہوا تجھ سے جدا اسے دلربا
 تلخے ہجرانِ جان سے دور ہو
 قُرۃ العینین سے دل شاد ہو
 جانِ جانان سے ملے جب شادمان
 وصل کی لذت سے ہووے یہ ندا
 جب عوالم تجھ سے ہو دیں واصلین
 ہلِ ضیئت یا محمد مصطفیٰ
 جب ہوا یہ عہد تجھ سے آشکار

والضحیٰ سورہ میں بالبرہان ہے
 ستر تیری شافع ہر دو حسان
 عرش و فرش و جملہ اہل نور و نار
 اصل جملہ ہے توئی مقصود جان
 ہے توئی یکتائے رب الکائنات
 اصل تو اور شاخ ہیں وہ بیگان
 تب تو مادر غم میں ہووے مبتلا
 کارِ مادرِ سینہ بریان صبح و شام
 حرقتِ نیران سے پر آلام ہووے
 کیونکہ ہجران سے وہ دائم ہر حال
 تاکہ ہو ضمّ الحبيب الی الحبيب
 وہ ملے تجھ سے بلا چون و چرا
 وصل شیرین سے یہ جان مسرور ہو
 راحتِ سینہ سے دل آباد ہو
 تب تو ہووے شادمان روح و روان
 مَرْحَبَاً اَبْلًا وَ تَهْنِئَةً مَرْحَبَاً
 تب تو پوچھے تجھ سے رب العالمین
 مجھ کو بے منظور بس تیری رضا
 ہے رضا جوئے محمد کر دگار

ہر طرح تیری رضا منظور ہے
 تب تو فرما دین حبیبِ کبریا
 فیض میرا جب ملا مجھ سے ضرور
 جو صفت تھی جس صفت سے آشکار
 جو جمالی تھی جمالی سے عیان
 جو جلالی سے جلالی آشکار
 دو صفت سے جو مرکب ہے ضرور
 کلّ شئی یجمع بے استرا
 ہر صفت اپنی صفت سے بارضا
 جب ہوا باطن سے باطن متصل
 اصل جب شاخ ہووے مستقیم
 اصل اپنے سے ملے جب مومنان
 سورہ و اللیل میں رمزِ نگار
 جبکہ رضیٰ اور رضیٰ ہو عیان
 غرض اس ایجاد سے یہ بیگان
 خلق و خالق ہوں رضا جو مجھ
 ہو وہی محمد و جملہ حامدین
 خلق و خالق جملہ ہوں اس کے مرید
 خلق و خالق جملہ اس کے ذاکرین

وہ کروں میں ہیں تو سرور ہے
 کیونکہ رضیٰ ہونیں تجھ سے اور خدا
 پس کیونکہ اس کے دل ہو باسور
 پیش اصل خویش ہے وہ پاندار
 اصل سے واصل ہوئی وہ بیگان
 اصل اپنے پر ہوا اس کا قرار
 وہ ہوئی دونوں سے اصل باسور
 اصل اپنے سے جو ہے قول صفا
 ہو گئی واصل بلا چون و چرا
 بچہ کیونکہ خوشنود ہو و اہل ل
 کیونکہ ہو و ثمر و روہ لے فہیم
 کیونکہ ہوں و صل سے وہ شادمان
 ہے یہی و کسوف و یضی آشکار
 تب تو ہوں خوشنود و اہل جان
 ہو رضائے مصطفیٰ لا بد عیان
 ہوں اُمّ ہمار وہ یکتا طبیب
 بلکہ حامد اس کا ہو جان آفرین
 ہو مراد جملہ وہ ذاتِ سرید
 ہو وہی مذکور جملہ بالیقین

خلق و خالق جملہ اوسکے طالبین
وید او کی کے ہم ہوں شائستہ ان
جو مرتبہ اوسکے ہیں نزد خدا
جو سزاوار و راوہ ہو عیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدٌ لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ أَهْلَهَا لَأَعْرِضَهُمْ كَرَامَتِكَ
وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدِي وَلَوْلَا أَنَا مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرُ وَ الْعَلَامَةُ
الرَّدِّيَانِي لَمَّا حُفِيَ شَرْحُ الْمَوَاهِلِ لِلْقِسْطِ لَانِي عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ الصِّدْقَانِي ۛ

حق تعالیٰ نے یہ فرمایا عیان
میں کیا پیدا یہ دنیا بالضرور
اس لیے تائیں کروں او کو مدد
جو کہ تیرے ہیں مراتب بشمار
جو کہ تیری ہے کرامت نزد رب
گرد تیری ذات کا ہوتا ظہور
جن وانس و سائر اہل زمین
جو سوا انکے عوالم بے شمار
بلکہ میرا بھی ہوتا کچھ ظہور
جو کہ جملہ عرشیات و فرشیات
ہے اصیلی ایک وہ سب خدا
ہے طفیلی جملہ جو شاہ و گدا

یا محمد شریبیری بیگمان
بھی جو خلقت اس میں اہل نار و نور
عارفان رب خیر الانام
اوسنے ہوں وہ ماہرین لیل و نہار
اوس سے ہو دین ماہرین وہ باادب
پھر تو کب ہوتا ظہور نار و نور
جملہ افلاک و ملک عرش برین
کچھ ہوتا اوسنے ہرگز آشکار
رب نہ کہتے جگواہل نار و نور
ہے اوسی کی خاک پایا بلیت
ہے خدائے خلق وہ بین الورا
ہے وہی شاہ شہان بے امتر

ابتدا و انتہا کا وہ نشان
اول و آخر وہی کیتا عظیم
کنت کنسرا کا وہی ستر نہان
اوس نہان سے گردنوتایہ عیان
گرچہ کیتا لم یلد ہے وہ صمد
حق تعالیٰ سے ہوا یہ مصطفیٰ
وہ خدا میرے خدا سے آشکار
ہاں وہی کیتا احد ہے لاشریک
ہے رضا جوئی اوسی کی بیگمان
ہے وہی ایمان جملہ عارفین
اس رضا جوئی سے جو مجھو رہے
گرچہ ایمان کا کہ وہ ادعا
جو رضا جوئے حبیب مصطفیٰ
ہے اوسی کا بس رضا جو کر دگار
راضی و مرضی وہی نزد خدا
وہ قبائے حق سے بس مستور ہے
وہ لقائے حق سے بس پُر نور ہے
اے خدائے خالق ہر نور و نار
اوس رضا جوئی پر ہکو ہر زمان

وہ نشان بے نشانی بیگمان
ظاہر و باطن وہی کیتا عظیم
اوس نہان سے یہ ہوا جملہ عیان
تب عیان ہوتا نہ خلاف جان
لیک احمد سے ہوا پیدا احد
مصطفیٰ سے بھی ہوا پیدا خدا
اوس خدا کا یہ خدا کیتا شکار
وہ منقرہ ہر طرح کیتا ملک
نور توحید حسان نزد بہان
عارفان صادقان و مسلمین
وہ منافق حق سے بیشک دور ہے
ادعا سے وہ نہواہل رضا
ہے وہی محبوب ذات کبریا
ہے رضائے ایزدی او سپر نثار
ہے رضائے احمدی پر وہ خدا
وہ رضائے حق سے بس سرور ہے
وہ عطائے حق سے بس سرور ہے
وہ خدائے رازق ہر سرور و مار
استقامت بخش با صد شوق جان

اوس رضا جوئی کو داکم شادمان
 اوس رضا جوئی کو جملہ مومنین
 آپ حیوان جس سے بابتد الابد
 وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام
 قریب احمد سے وہ بس سرشار ہو
 بحرین وہ محو ہووے قطرہ وار
 سر سے جب سر ہووے متصل
 پھر دوئی ہو دور از روئے عدد
 میم سے مستور ہے وہ درجیان
 ہے آلف سے دائم او سرفراز
 ہے آلف اور میم سے اتم الوجود
 حمد ایزد او سپہ داکم ہے شمار
 عاشق و معشوق وہ یکتا مدیم
 وسعت خلقی سے وہ مستور ہے
 عرشیات و فرشیات کائنات
 اصل میں سبحان او کی شان ہے
 اصل میں یکتا وہ معبود جهان
 ساجد و سجد وہ یکتا کریم
 ہے مقید وہ شریعت میں ضرور

ہو بخان و جان جملہ مومنان
 آپ حیوان دل سے جانین بایقین
 پیش ایزد زندہ مومن باسداو
 وہ لقائے ایزدی سے بامرام
 دیدار جانان سے اوست دیدار ہو
 تب وہ ہو زخار بحر بے کینار
 تب تو ہووے جان جانائیکل
 تب رہے باقی وہی یکتا احد
 تاج سمی او کے سر پر بیگان
 نام احمد حمد ایزد بے نیاز
 حمد باقی ہے وہی اہل سجود
 حامد و محمود وہ یکتا انگار
 او سپہ داکم خلعت عظیم
 ہے احد ظاہر میں مطلق نور ہے
 ہے اوس کے فیض سے بالینات
 انما انا عبیدہ تبیان ہے
 ہے شریعت میں وہ عابد بیگان
 عابد و معبود وہ ذات عظیم
 عبیدہ و رسول اہل سرور

یک مطلق وہ حقیقت میں مدام
 گنیز مخفی سے وہی نور بسین
 اہل وحدت ہے وہی بترہان
 ہے مفیض و فیض نرد عاقلان
 ہے شریعت چون لباس مومان
 پس شریعت میں جو احمد ہے عیان

نور ایزد خالق جملہ انام
 احدیت کا بستر باطن بایقین
 واحدیت کا اوس سے ہے نشان
 نور مطلق خالق جملہ جہان
 ہم حقیقت مثل ذات دلبران
 ہے حقیقت میں احد وہ بیگان

قال فی روح البیان والتجیر والجماع الکبیر: عن الامام الواسطی وغیرہ
 من التحاریر: قدس اللہ سرہ المنیر: ان اللہ تعالیٰ اسماء و لوات لغاؤ
 قد اخبرنا بالایۃ الکریمیۃ من شان حبیب اللہ: ان الذین یبایعونک انما
 یبایعون اللہ: بان البشریۃ فی نیتنا علیہ الصلوۃ والسلام: وعلی آلہ
 واصحابہ البرۃ الکرام: عاریۃ و اضافیۃ لا حقیقیۃ کظاہر و مخوف
 و باطن حق و لذ انجوز السجۃ لباطنہ دون ظاہر لان ظاہر من عالم

التفہید و باطن من عالم الاطلاق

رتبہ خیر الورا بے انتہا
 خود یہ فرماتا ہے خلاق جہان
 جو کہ تیرے دست پر ہو و کر مرید
 دست تیرا دست ایزد بیگان
 نور احمد جب ہو نور خدا
 جب دوئی سے دور ہو ذات عدد

نص مذکور جلی سے اے فتا
 یا حبیبی باعث کون و مکان
 وہ یزدان سے ہوا بیشک رشید
 دست سے وہ پاک ہی یزدان
 تب دوئی کا اوٹھ گیا کل استرا
 پھر تو باقی ہو وہی یکتا احد

قید اثنائی نہ ہو وے آشکار
پس یہ ہے فرمانِ خدایِ انام
جو کہ ظاہر میں ہو تجھ سے فیضیاب
کیونکہ تجھ میں بشریت جو آشکار
محض بہر نام ہے وہ پردہ پوش
کیونکہ ظاہر میں وہ محبوب خدا
خود خدا باطن میں ہے وہ لاکلام
ذو جہت وہ ذاتِ اہل سروری
اس لئے باطن کو اونکے اے امین
بے شبہ باطن میں وہ مسجود ہے
پس وہی عابد وہی مہود ہے
ہے وہ ظاہر میں مقتدر لاکلام
روشنائے تسلیمِ داوات جو
روشنائے قلم سے جو نگار
ہے اویں داوات سے وہ جبر تام
یہ اویں اجمال سے تفصیل ہے
بے توسط با توسط کا مقام
بے توسط ہے تسلیمِ داوات میں
روئے کاغذ پر توسط سے حروف

قائل و سابع وہی یکتا نگار
یاجزیئی نورِ نوری لاکلام
فیض یاب حق وہی بے ارباب
وہ حقیقت میں اضافی مستعار
اس سے ماہر عارفانِ اہل ہوش
عبدِ مخلوق ہے بے استرا
بہر کنیزِ احدیت ربِ الانام
خود خدا و خود کنیزِ پیغمبری
سجدہ مخلوق جائز بالیقین
سب خلائق کا وہی مقصود ہے
بے شبہ وہ حامد و محمود ہے
لیک باطن میں وہ مطلق و کفہام
در حقیقت ایک ہے بے گفتگو
روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار
وحدت ذاتی سے کثرت کا مقام
صاحبِ وحدت کی تجلیل ہے
موجبِ تفضیل ہے یہ لاکلام
متحجر ہے وصفِ او کی ذات میں
ہے قلم کا فیض وہ جب اصنوت

جب قلم کل واسطے سے پاک ہے
جو توسط کی ہے ظلمت در اثر
ہے توسط کا جو ظلماتِ اُلوٹ
گرچہ حروف میں وہی جسبِ خفی
لیک از روئے مراتب بالضرور
اسلئے ہیں تین اسما بالیقین
احدیت وحدت سوم اے نیکدان
ہیں وہ از روئے مراتب ہر تہ نام
بہچنین فرمانِ ایزد بے چگون
پس حقیقت میں حبیبِ مصطفیٰ
گرچہ ظاہر میں کہیں او نکور سول
حکم ہر تہے کا رتبے پر نثار
حفظِ رتبہ کار ہر صدیق ہے
حفظِ رتبہ از روئے قرآن ہے
حفظِ رتبے سے رہے وہ شانِ ہر
کنزِ خفی میں وہ خود رحمان ہے
واحدیت کا ملک ہر آن ہے
بائے بسم اللہ سے اوس کا ذکر تام
پس ہوا باسین بس وہ بیگمان

تب تو او کی شان میں نولاک ہے
ہے قلم اوس سے منزہ اے پس
اوس سے ہیں مستغنیین جملہ حروف
جو کہ تھی داوات میں بیشک و فی
ہے تفاوتِ اوسین اے اہل شعور
تین رتبوں سے بلا شک مخبرین
واحدیت ہے ذکر اسین گمان
ورنہ بیشک اصل میں یک چہ تمام
ن و ا ل م سوم مایطرون
نورِ مطلق خود خود آئے استرا
از روئے حفظِ مراتب اے فحول
حکم خالق ہے ہی نزد کبار
جو نہ حافظ اوس کا وہ زندیق ہے
حفظِ عقلی موجبِ خیران ہے
شانِ جکی میں رہے نہ سرِ قان
احدیت کا بہر وحدت شان ہے
واحدیت کی وہی بنیان ہے
سین تک و الناس کے ہے لاکلام
جملہ خلقت کے لئے در دو جہان

کافی و دانی وہی ہر آن ہے
گر نہ کافی ہو وہ ہر کائنات
گر نہ ہو وہ دستگیر کائنات
باعث ایجاد ہے وہ بالیقین
بھی اویسی کے واسطے اعدامِ کل
پس کیونکر ہو وہ کافئ ذوات
بود ہم نابود اوس سے اے امین
ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات
گر نہ امداد اوسکی یک زمان
پس فیضِ جملہ ہے وہ بالیقین
در حقیقت ہے وہ رب العالمین
کنہ ذاتِ مصطفیٰ رب الوراۃ
ما عرفنا حق عرفانِ حبیب
گر نہ ہوا اس عجز کا وہ معتبر
کسب ثناء اوس ذات کی امکان ہے

اس خیموری کا خدا وہ بالیقین
ہے یہی عرفانِ حق اے مومنین

ادنیٰ صلوٰۃ خدا صدام السلام
آل بھی اصحاب پر با احترام
ہر زمان نازل الایوم القیام
جو نجوم سیر کشتی لا کلام

خاتم الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ایزد کس زبان سے ہو ادا
معرفت احمد کی بالتصدیقِ جان
معرفت اپنی کیا اوسنے عیان
صد ہزار ان شکر حق با صد صفا
جو لائے درود و کردگار
آل بھی اصحاب پر لیل و نہار
وہ قدیمی فیضِ غواصِ قدیم
جود اوسکے سے ہوا ہمو عطا
یعنی ستہ ضروری اوس کا نام
دُر عرفانِ زیبِ تاجِ اصفیا
یا الہی اوس دُرِ عرفان سے
دُرُجِ قلبِ مومنوں کو بخش نور
دید احمد سے وہ بس سرشار ہوں
کنزِ محفی سے ہوید احب ہوا
تب تو عالمِ غیب سے آئی نذا
ہیں کہان وہ جو ہری جو ہر نما
سترِ دل ہے نقدِ جانِ متصل
نیمتِ عرفان اوسنے کی عطا
اوسنے کی ہمو عطا در ہر زمان
اس بشد کی معرفت پر بگیان
اوسنے بخشا ہمو ذاتِ مصطفیٰ
فرق احمد پر وہ ہوں دائمِ ثناء
چون نجومِ آسمان وہ در شمار
دُرِ عرفان ہمو بخشے دمدم
یہ رسالہ دُرِ عرفان بے ہسا
وہ خیموری کے معارفِ لاکلام
مرحبا وہ دُرِ کنزِ کبریا
ہا دیئے ایمان ہم احسان سے
تا کہ راستے ہوں وہ دائمِ باسود
اوس دُرِ مختار سے مختار ہوں
وہ دُرِ عرفان یکتا بے بہا
گوشِ اہل معرفت میں بر ملا
دُرِ عرفان خیر دین پر ہوں فدا
اس دُرِ عرفان پر قربان سترِ دل

اعلان خوش بختان

مرآتِ خاطرِ خیر اور آئینہ ضمیر میں یہ کافہ انا مہم خواص و عوام پر جلوہ ظہور پر
نور ہو + اور گوشِ ہوش و تنہا اور ہر ایک اہل طبع ہر دیر اس خبر صدق و
خوب ہر سہر و سہو کہ اگر تشریف سالہ سالہ سنی بالستہ الضرورت فی المعاملات طبع
سمعی بالکثر واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدہ اولی البصار ہوا + محکمہ کوٹوالہ کان گیارہ
طبع مزبور اظہار ہوا + مالک طبع مذکور بالا حافظہ بخش صاحب ہو ہی انا منشی
تصدق حسین مہاجر طبع و قوم یہ سالہ مسطورہ اور یہ سالہ موافق قانون سرکارِ امداد دفتر جسٹس
گورنمنٹ میں مندرج حرب متوجہ ہے پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس سالہ
ستہ ضروریہ کا ہرگز نفاذ و الالباج حصول نفع بار نقصان و مضرت اٹھا دی + ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمان + کیونکہ جمیع حقوق رسالہ مرقومہ الصداس مؤلف
مسکین کے لئے محفوظ ہیں + بہر طور اس مشہور داعی الخیر کے لئے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہیں
اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب منظور ہو تو شہر کلکتہ آفرامہ لین مکان
نمبر ۹ میں غلام یسین صاحب دستیاب بالضرور ہو + قیمت رسالہ مذکورہ ۵ آنہ
اشکار ہے + یہ دُرِ عرفان اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے + ع

قدرِ کل بلیل بدان قدر گوہر جوہری + وهو اللطیف الخیر والیہ
الرحیم والمسیر المشہور مؤلف مسکین خیر الدین عظیم اللہ من شہر الحکومت

۲۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ